کہ مجھے دلی اطمینان ہوا تھا۔ لیکن اب کچھ پریشانی سی معلوم ہوتی ہے۔ قلم نے مجھے مجبور کردیا کہ مدیر "الرحیم" کو کچھ لکھوں میں نے تقریباً ہر مہینے کا "الرحیم" پڑھ لیا ہے۔ ساتھ ساتھ صفحہ اخیر پر اغراض و مقاصد شاہ ولی اللہ اکیڈمی کے بھی پڑھ لئے ہیں۔ لیکن جہاں تک میرے خیالات کا تعلق ہے، ان میں سے بہت کم ہیں، جن کا آپ اپنے مضامین میں خیال رکھ رہے ہیں۔ آپ کو چاہیئے تھا کہ "الرحیم" میں شاہ ولی اللہؒ کی تصنیفات کے کچھ حصے شائع کرتے۔ آپ نے فروری میں شاہ ولی اللہ پر کوئی مضمون شائع نہیں کیا۔ میں یہاں چند تجاویز پیش کرتا ہوں امید ہے آپ افکار و آراء میں انہیں شائع کریں گے۔

۱۔ چونکہ اسلام دینی و دنیوی زندگی سنوارنے کا ایک اعلیٰ اور عالمگیر نظام حیات ہے۔ جس پر انسان عمل پیرا ہو کر اپنی معاشی معاشرتی سماجی اور سیاسی غرض ہر قسم کی بہبودی کر سکتا ہے اور قرآن پاک اسلام پر چلنے کے لئے اللہ پاک کی طرف سے ہمیں ایک جامع کتاب ملی ہے۔ صد ہائے افسوس کہ آپ نے الرحیم میں کوئی صفحہ نہیں رکھا۔ "الرحیم" میں قرآن پاک کے ترجمہ و تفسیر کے لئے صفحہ ہونا چاہیئے۔

۲۔ ہمارے پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام نے قرآن پاک کو سمجھنے کے لئے وقتاً فوقتاً احادیث بیان فرمائی ہیں۔ "الرحیم" میں احادیث شریف کا انتخاب ضرور ہونا چاہیئے۔

۳۔ قرآن پاک اور حدیث شریف میں امام الہند شاہ ولی اللہ کا تجدیدی و استنباطی مقام ہے فلسفہ، منطق، ریاضی وغیرہ کے پیچھے نہ لگئے۔ ضرورت قرآن و حدیث کی ہے۔

۴۔ تقریباً ہر مسلم ملک میں شر کی باث بدعات اور رسومات ہیں۔ الرحیم میں شاہ صاحب اور ہم اعتقا[illegible]ں کے ایسے مضامین شائع ہوں، جن سے مسلمان قوم کو اس بلائے عظیم سے نجات حاصل ہو۔

۵۔ ایک اہم سوال جو ہمیشہ "الرحیم" پڑھنے سے میرے ذہن میں چکر لگا رہا ہے، وہ یہ کہ آپ کو کسی خاص جماعت پر حملہ نہیں کرنا چاہیئے جیسے کہ "الرحیم" میں جماعت اسلامی کے ایک سابق ممبر نے

مضمون دیا تھا۔ فردی کے پرچے میں جماعت اسلامی پر اعتراضات ہیں۔ میرا کسی جماعت سے کوئی تعلق نہیں۔

۲۔ ایسے تقلیدی مسائل شائع کیجئے جو قرآن اور سنت سے ماخوذ ہیں نہ یہ کہ اندھا دھند تقلید جسے لوگوں نے قرآن اور سنت سے بالاتر سمجھا ہے۔ میری دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ آپ کو اس کار خیر میں مدد دے۔

سبز علی خاں، تحصیل و بازار چارسدہ، ڈاک خانہ و بازار چارسدہ

ماہنامہ "الرحیم" میں تصوف کے مسئلہ وحدت الوجود کے بارے میں جو تشریحات شائع ہوتی ہیں، اور اہل تصوف کے روحانی کمالات کا جو بیان ہوتا ہے۔ اس سے میں بہت متاثر ہوا ہوں۔ وحدت الوجود کی نظری تشریحات تو آپ کے ہاں ہوتی ہیں۔ ضرورت ہے کہ عملی زندگی میں اس تصور سے جو نتائج مترتب ہو سکتے ہیں، "الرحیم" میں ان کے بارے میں بھی کچھ شائع ہو، میں سمجھتا ہوں کہ وحدت الوجود کی ایک ایسی تعبیر جو ساری انسانیت کو اپنے احاطے میں لے، اس دور کے جملہ مسائل کو حل کرنے میں بڑی مدد دے سکتی ہے۔ جب وحدت الوجود کی بحثیں پڑھتا ہوں تو ظاہر ہے اس کی باریکیوں تک تو میرا ذہن نہیں پہنچ سکتا، لیکن انہیں پڑھ کر میری زبان پر بے اختیار علامہ اقبال کا یہ شعر آتا ہے اور میں اسے بار بار پڑھتا ہوں۔

تو ہے محیطِ بے کراں میں ہوں ذرا سی آب جو
یا مجھے ہمکنار کر یا مجھے بے کنار کر

علامہ اقبال کے اس شعر کے علاوہ ان کے بہت سے اور اشعار میں بھی وحدت الوجود کا تصور جھلکتا ہے میرے خیال میں وہ اغلباً وحدت الوجود کے قائل تھے، البتہ کہیں کہیں ان کے ہاں ایسے خیالات بھی ملتے ہیں، جو وحدت الشہود پر دلالت کرتے ہیں۔

محمد عمر چھرہ۔ کراچی